مذہب شنتو Shinto ہے، یہ پہلے سرکاری مذہب تھا، اب کوئی مذہب سرکاری نہیں، لیکن بدھ مت کا بکثرت رواج ہے، عیسائیت بھی ہے، اب مسلمان بھی تین لاکھ کی تعداد میں ہیں ۱۹۳۵ء میں بنے میں پہلی مسجد تعمیر ہوئی، جاپان کی اپنی فوج نہیں ہے اور یہ وہ ملک ہے، جو امریکہ کی عالمی دہشت گردی کا شکار ہوا، اس کے دوشہر ناگاساکی اور ہیروشیما ایٹم بم کے ذریعہ نیست و نابود کردیئے گئے، اس کے باوجود جاپان آج بھی امریکہ کا دوست ہے، اس کی حفاظت امریکہ کے ذمہ ہے، میں سمجھنے سے قاصر ہوں یہ انسانی حمیت وغیرت کا کون سا پیمانہ ہے، امریکہ پاکستان کے سرحدی علاقوں پر جو ڈرون حملے کررہا ہے، ڈاکٹر عافیہ کے ساتھ جو سلوک کررہا ہے، گوانتاموبے میں جو کچھ کیا ہے، پاکستان کی اکثریت اس بنیاد پر نہ صرف امریکہ سے نفرت کرتی ہے، بلکہ نفرت کا اظہار بھی کرتی ہے، جاپانی کیسی قوم ہے، ان کی تہذیب بھی اختیار کررہی ہے، ان کی عالمی دہشت گردی کے لئے فنڈنگ بھی کررہی ہے۔

مصنف نے یہ بہت اچھی کوشش کی ہے، جس سے سبق ملتا ہے کہ جاپان نے شکست کھانے کے بعد من حیث القوم جدوجہد جاری رکھی، آج دنیا کی معاشی اعتبار سے سپر طاقت ہے، ضرورت ہے ان کی کامیابیوں اور اسلام کے فروغ کے حوالہ سے مزید مواد وتحقیق کی ضرورت ہے، آخر میں اس کاوش پر مصنف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

کتاب کا نام: اور ایک سچ

مصنف : شاہدہ کنول

ناشر : فرید پبلشرز اردو بازار کراچی فروری ۲۰۰۹ء

قیمت : ۲۰۰ روپے ۱۴۴ ص

محترمہ شاہدہ صاحبہ آرٹس کونسل کی انتظامی ذمہ داریوں سے وابستہ ہیں، یہ ان کی شاعری کا مجموعہ ہے، جسے انہوں نے اپنے ماحول سے متاثر ہوکر قلمبند کیا ہے، کلام میں روانی، شگفتگی اور اثراندازی بھی ہے، کہتے ہیں ماحول کے اثرات ہوتے ہیں، آرٹس کونسل میں ادبی و

نثری پروگرام بکثرت ہوتے ہیں، محسوس ہوتا ہے، ماحول نے فکری بالیدگی اور ذوق شاعری کو مہمیز کیا جو کہ گلدستہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہے، مجلہ کے قارئین کے لئے محترمہ کی ایک نعت اور غزل انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے درج کی جاتی ہے۔

نعت

غموں کا مداوا ہے صلی اللہ بشر کا وظیفہ ہے صلی اللہ
معافی ملی جس سے آدم کو بھی دعا کا وظیفہ ہے صلی اللہ
اسی کیفیت سے ہے لبریز دل دلوں کا سہارا ہے صلی اللہ
اُسیؐ نے تو اُمت کو بخشا دوام ایک ایسا سفینہ ہے صلی اللہ
کہا جس کو یٰسین وطٰہٰ خدا نے محمدؐ ہمارا ہے صلی اللہ
کنول آرزوئے مدینہ ہے مجھ کو فقط اک سہارا ہے صلی اللہ

غزل

وفا کو درد لکھنا درد کو آرامِ جاں لکھنا ہمیں آ ہی گیا آخر محبت کی زباں لکھنا
زمینِ کوچۂ جاناں کی قیمت کوئی کیا جانے اگر لکھنا پڑے تو اس زمیں کو آسماں لکھنا
قلم تو وقف ہے ذکرِ بہاراں کے لئے ہمدم میرا مسلک ہے ویرانے کو رشک گلستاں لکھنا
اگر قربت کا اِک لمحہ میسر آ نہیں سکتا تو پھر لازم ہے ساری زندگی کو رائیگاں لکھنا
کنول لکھنے کی عادت ہوگئی ہے تو تم کو دنیا میں بجائے اپنے غم کے تم حدیث دیگراں لکھنا

مجلہ کا نام : نعت رنگ شمارہ نمبر ۲۱

چیف ایڈیٹر : صبیح رحمانی (سید صبیح الدین رحمانی)

ناشر : صبیح رحمانی۔ بی۔۵۰، سیکٹر اے۔۱۱، نارتھ کراچی

قیمت صفحات : ۳۰۰ روپے ۷۰۴ صفحات

جناب صبیح الدین رحمانی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ موصوف نے اپنی زندگی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے لئے وقف کر رکھی ہے۔